سورہ روم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

﴿۳ جمادی الاوّل ۱۴۳۲ھ بمطابق 8 اپریل 2011﴾

عنوان

جھوٹ ایک برائی ہے

زیر اهتمام: شعبه دینی امور جوهری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبه لاهور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.or

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

فَجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ○ (سورہ الحج)

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی! مَایَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ○ (سورہ ق)

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ! وَالَّذِیْنَ لَایَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْ کِرَامًا ○ (سورہ الفرقان)

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ الصِّدْقَ یُنْجِیْ وَالْکِذْبَ یُھْلِکُ او کماقال النبی ﷺ

صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ○

محترم سامعین!

اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ قیامت تک آنے والے انسانوں کی راہنمائی کیلئے اصول عطا فرمائے جن کو اپنا کر اس زمانہ کے لوگ ساری کائنات کے بہترین انسان قرار پائے۔ بلکہ حقیقی معنوں میں انسان کہلانے کے مستحق وہی لوگ ہیں جنہیں ساری دنیا صحابیٔ رسول ﷺ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

حقیقت حال بھی یہی ہے کہ جب انسان نبی کریم ﷺ کے اخلاق اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو اختیار نہیں کرتا تو وہ انسان کہلانے کا حقدار نہیں رہتا بلکہ وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ (سورہ اعراف) حضور اقدس ﷺ نے مدینہ منورہ کے خالص اسلامی معاشرہ کو جن برائیوں سے پاک کیا ان میں سے ایک برائی جھوٹ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے جھوٹ سے پاک اور سچ پر مبنی معاشرہ قائم فرمایا تھا۔ اور آپ ؐ کی ساری زندگی جھوٹ سے اتنی پاک رہی کہ آپ ؐ کے جانی دشمن بھی آپ ﷺ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔

محترم سامعین!

حضور اقدس ﷺ کو جب حکم خداوندی ملا وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ○ تو آپ ﷺ نے صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر مکہ والوں کو بلایا اور ان کے سامنے اپنا چالیس سالہ کردار پیش کیا اور ان سے سوال فرمایا۔

ھَلْ وَجَدْتُّمُوْنِیْ صَادِقًا اَوْکَاذِبًا

اے مکہ والو! تم لوگو نے مجھے چالیس سالوں میں سچا پایا، یا اس کے برعکس۔ تو سب نے بیک زبان کہا کہ ہم نے آپ ﷺ کو جب بھی آزمایا سچا ہی پایا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی گفتگو سے یہی معلوم ہوا کہ سچ بولنا اور سچ پر مبنی زندگی گزارنا ساری خوبیوں اور کمالات کا نچوڑ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ سچائی پر قائم رہنے اور جھوٹ سے پرہیز کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ بخاری اور مسلم کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا۔

تم سچائی کو لازم پکڑو اور ہمیشہ ہی سچ بولو کیونکہ سچ بولنا نیکی کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے اور جب آدمی ہمیشہ سچ ہی بولتا رہتا ہے اور سچائی ہی کو اختیار کرتا ہے تو وہ مقام صدیقیت تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیقین میں لکھ لیا جاتا ہے۔

اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہو کیونکہ جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو برائی کے راستہ پر ڈال دیتی ہے۔ اور برائی اسکو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور جب آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے تو انجام کار وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

محترم سامعین!

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے اور سچائی اپنانے کی عادت انسان کو نیک کردار اور صالح بنا کر جنت کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اور جھوٹ بولنے کی عادت انسان میں فسق وفجور کا میلان پیدا کر کے دوزخ تک پہنچا دیتی ہے۔ کیونکہ جھوٹ بولنا تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

یہی تو وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایااِنَّ الصِّدقَ یُنجِیُ وَالْکِذبَ یُھلِكُ سچ انسان کو نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے۔سچ بول کر جنت میں پہنچ گیا لہٰذا ہر غم دنیوی اور اخروی سے نجات پا گیا،اور جھوٹ بولنے والا جہنم میں پہنچ گیا لہٰذا ہلاک ہوا۔

محترم سامعین!

سچ بولنے کی عادت نہ صرف نجات دلاتی ہے بلکہ دوسروں کی ہدایت کا سبب بھی بن جاتی ہے۔جیسا کہ آپ سب حضرات نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا بچپن کا قصہ سن رکھا ہے کہ ماں کی نصیحت کے مطابق سچ بولا کہ میرے پاس رقم ہے۔ڈاکو تلاشی لیتے ہیں مگر ملتی نہیں۔سردار کے پاس پے جاتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ بول رہا ہے۔رقم ہے نہیں اور کہتا ہے کہ رقم ہے۔ڈاکوؤں کے سردار نے جب پوچھا تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا رقم ہے۔میری قمیض میں سلی ہوئی ہے،جب قمیض کو ادھیڑ کر دیکھا تو رقم مل گئی۔ڈاکوؤں کے سردار کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ میری ماں نے نصیحت کی تھیں کہ جھوٹ نہ بولنا یہ سن کر سردار کو ہدایت مل گئی اور اس نے توبہ کرلی کہ ایک بچہ ماں کا حکم مان کر سچ بولتا ہے اور اپنے نقصان کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔جبکہ میں اپنے رب کے حکم توڑتا ہوں اور نافرمانی کرتے ہوئے ڈاکے ڈالتا ہوں،آپ اگر جھوٹ بولتے تو رقم بچا لیتے مگر ڈاکوؤں کے سردار کو ہدایت نہ ملتی۔

محترم سامعین!

جھوٹ چھوڑنا تمام برائیوں کو ختم کردیتا ہے۔حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی کہ حضور ﷺ! مجھ میں چار بڑی برائیاں ہیں،شراب پیتا ہوں،چوری کرتا ہوں،بدکاری کرتا ہوں،اور جھوٹ بھی بولتا ہوں۔مگر آپ سے وعدہ کرتا ہوں سکہ ایک برائی چھڑوالیں۔وہ میں چھوڑ دونگا باقی نہیں۔یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔اس نے وعدہ کرلیا۔اب جب چوری کی نیت کی تو یاد آ گیا کہ صبح کو سچ سچ بتانا پڑے گا،پھر بدکاری کا ارادہ کیا تو تب بھی سچ بولنے کا وعدہ یاد آ گیا۔اس طرح جھوٹ سے توبہ کی وجہ سے تمام برائیاں چھوٹ گئیں۔

محترم سامعین!

نبی کریم ﷺ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ دو آدمی مجھے ایک شخص کے پاس لے گئے وہ گدی کے بل یعنی چت لیٹا ہوا تھا اور اس کے پاس ایک شخص ہاتھ میں زنبور پکڑے ہوئے کھڑا ہے۔وہ اس کے چہرے کی طرف آتا ہے اور اس کے جبڑے کو گردن تک چیر دیتا ہے پھر وہ دوسری طرف آتا ہے اور دوسری طرف سے جبڑے کو گردن تک چیر دیتا ہے پھر اس کے ناک اور آنکھ کو بھی چیرتا ہے۔جب ایک طرف سے فارغ ہوتا ہے تو دوسری جانب صحیح ہو جاتی ہے۔پھر وہی عمل دہراتا ہے۔اور اس طرح مسلسل کیئے جاتا ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے کہ جس کو اتنا سخت عذاب ہو رہا ہے تو میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ یہ وہ شخص ہے جو صبح گھر سے نکلتا اور جھوٹ بولتا پھر وہ جھوٹ پوری دنیا میں پھیل جاتا تھا۔(صحیح بخاری)

یہ حدیث مبارکہ سن کر بھی جھوٹ بولنے کی عادت نہ چھوڑنا یقیناً ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔بلکہ حدیث رسول ﷺ کے مطابق منافقت کی نشانی ہے۔

اس سلسلہ میں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے آپ ﷺ نے فرمایا!

اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰیوَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَاوَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

ترجمہ:منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان خیال کرے۔جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

محترم سامعین!

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ہمیں اجازت نہیں ہے کہ ہم اگر کسی مسلمان میں یہ عادات دیکھیں تو اسے منافق کہہ دیں بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ منافقوں جیسی حرکات ہیں اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات کا خواب عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتا بلکہ وحی کا درجہ رکھتا ہے۔

محترم سامعین!

اگر ہم اپنے اردگرد ماحول کا جائزہ لیں تم ہمیں نظر آئے گا کہ ہر طرف جھوٹ پھیل چکا ہے،ہر طرف جھوٹی سیاست،جھوٹی معاشرت اور جھوٹی معیشت کے خوفناک سائے پھیلے ہوئے ہیں۔ذرائع ابلاغ جھوٹ پھیلانے کا کام کرتے ہیں اور جھوٹ جدید دنیا کا جدید فیشن بن چکا ہے۔

جھوٹے ڈائجسٹ، جھوٹے افسانے، جھوٹی کتابیں، اور جھوٹے رسالے ہر طرف پھیلے پڑے ہیں۔ آج پیسے کے بدلے جھوٹ سنا، دیکھا اور خریدا جا رہا ہے۔ چنانچہ جھوٹ کے بیوپاریوں کی تجارت ظاہری طور پر خوب نفع مند ہو رہی ہے حالانکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے والا ہے۔ لیکن چونکہ جھوٹ کی نفرت اور اس کا انجام ہمارے دلوں سے نکل چکا ہے اس لئے اب دنیاوی اعتبار سے بڑے لوگوں کے جھوٹ کو سچ سمجھا جاتا ہے۔

یاد رکھیئے جھوٹ بولنا، جھوٹ سننا اور جھوٹ کو سچ سمجھنا سب ہی خطرناک بیماریاں ہیں۔ اور جس معاشرہ اور جس قوم میں جھوٹ داخل ہو جائے تو وہ اس معاشرہ اور قوم کو دیمک کی طرح چاٹ کر یکدم ختم کر دیتا ہے۔

محترم سامعین!

آجکل عام طور سے یہ کہا جاتا ہے کہ محبت اور دشمنی میں جھوٹ بولنا جائز ہے حالانکہ قرآنی تعلیمات بتاتی ہیں کہ کسی کا تعلق تمہیں سچ اور انصاف سے نہ روکے اور کسی کی دشمنی تمہیں جھوٹ اور منافقت پر آمادہ نہ کرے۔ جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ خاندانی اور علاقائی جھگڑوں کی وجہ سے یا مسلکی نفرت اور دشمنی کی وجہ سے معلوم نہیں کتنا جھوٹ بولتے اور لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اور جھوٹ کی بری عادات سے حفاظت فرمائے۔

محترم سامعین!

گفتگو کو طول دینے کی بجائے ہم جھوٹ کی مذمت کے بارے میں قرآنی آیات کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

شرک اور جھوٹ سے بچو۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ○ (سورہ الحج)

اس آیت میں زُور سے مراد جھوٹ ہے اور حق کے خلاف جو کچھ بھی ہے وہ جھوٹ اور باطل ہے۔ خواہ وہ عقائد فاسدہ شرک و کفر ہوں یا معاملات و شہادت میں جھوٹ بولنا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے بندے جھوٹ سے دور رہتے ہیں۔ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ یعنی وہ لوگ جھوٹ اور باطل کاموں میں شریک اور حاضر نہیں ہوتے۔

وہ لوگ جو دن رات جھوٹی فلمیں، جھوٹے ڈرامے دیکھتے ہیں، اور جھوٹے قصے، کہانیاں اور افسانے پڑھتے ہیں یا دین اور دنیا کے معاملات میں جھوٹ بولتے ہیں وہ اس آیت مبارکہ میں غور کریں۔

جھوٹ بولنے سے بچو۔ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ○ (ق) اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان سے نکلنے والی ہر بات کو لکھنے کیلئے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ ہمارے لیے انتہائی عبرت کا مقام ہے کہ ہم اپنی زبان سے جھوٹ بولیں اور اللہ کے فرشتے اسے لکھیں اور پھر وہ لکھا ہوا اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے۔

جھوٹ بولنے پر محرومی ہوتی ہے یا پھر کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ (سورہ مجادلہ)

محترم سامعین!

ظہار کے مسئلہ پر ہم غور کریں کہ بیوی کو ماں کہنا جھوٹی اور نامعقول بات ہے۔ ایک جھوٹی بات کہنے پر بیوی سے یا تو محروم ہو جائیگا یا پھر بھاری کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ جب دنیا میں جھوٹ بولنے کی یہ سزا ہے تو آخرت میں کیا حال ہوگا۔

جھوٹا آدمی ہدایت سے محروم ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (سورہ الزمر) جھوٹا شخص اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق ہوتا ہے۔ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ ○ (سورہ ال عمران)

نفاق اور جھوٹ لازم و ملزوم ہیں۔ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ○ (سورہ منافقون)

محترم سامعین!

بیان کردہ آیات سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جھوٹ کتنی بڑی برائی ہے۔ کہ انسان جھوٹ کی وجہ سے اللہ کی رحمت و ہدایت سے محروم اور اللہ کی لعنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

محترم سامعین!

ہمارے معاشرہ میں بہت زیادہ جھوٹ بولا جاتا ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ مثلاً چھٹی کیلئے جھوٹا عذر، بیماری کی رخصت کیلئے جھوٹا میڈیکل

سٹرٹیفکیٹ، سامانِ تجارت بیچنے کیلئے جھوٹی قسم کھانا، والدین کے غصہ سے بچنے کیلئے جھوٹ بولنا، مفت دوائی کے حصول کیلئے کسی کو اپنی اولاد یا والدین ظاہر کرنا، اپنے دل کی بات بتانے کیلئے یا منوانے کیلئے یہ کہنا کہ اکثر لوگوں کی رائے یہ ہے حالانکہ وہ صرف اپنے دماغ کی اختراع ہوتی ہے، منہ بولے بیٹے کی ولدیت میں اپنا نام لکھوانا بھی جھوٹ ہے، اپنے ذاتی مکان کو کرایہ پر ظاہر کر کے ادارہ سے کرایہ وصول کرنا، الغرض ہم لوگ صبح سے شام تک سینکڑوں جھوٹ بولتے ہیں۔ اور پھر رحمت خداوندی کے طلبگار بھی رہتے ہیں حالانکہ ہمیں معلوم بھی ہے کہ جھوٹے پر خدا کی رحمت نہیں ہو سکتی۔

محترم سامعین!

ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ

اذا كذب العبد تباعة عنه الملك ميلًا من نتن ما جآء به۔ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس جھوٹ کی بدبو سے ایک میل دور چلا جاتا ہے

لہٰذا ہمیں چاہئے جھوٹ کی حوصلہ شکنی کریں اور سچ کی حوصلہ افزائی کریں۔

اپنی اولاد اور ماتحت لوگوں میں یہ احساس پیدا کریں اگر سچ بولو گے تو سزا نہیں ملیگی اور اگر جھوٹ بولو گے تو سزا ملیگی لیکن ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے اگر کوئی سچ بول دے تو اس کی شامت آجاتی ہے جبکہ جھوٹ بولنے والا بچ جاتا ہے۔

شریعت اسلامیہ نے ہمیں کتنی مبارک تعلیم دی اور کتنا مبارک نظام دیا کہ جھوٹ بولنے والے پر حد قذف لگتی تھی اور آئندہ کیلئے اسکی شہادت مردود ہوتی تھی اگر آج بھی یہ نظام رائج ہو جائے %90 جھوٹے مقدمات اور جھوٹی درخواستیں ختم ہو جائیں۔ جب انسان کو یہ ڈر ہوگا کہ جھوٹ پکڑا گیا تو ساری زندگی کیلئے میری گواہی قابلِ قبول نہیں ہوگی اور میں حکومت کے کاغذات میں جھوٹا لکھ دیا جاؤں گا۔ تو پھر انسان کوئی بھی مقدمہ درج کرانے یا درخواست جمع کرانے سے قبل ہزار مرتبہ سوچے گا۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق سچ کی برکات نصیب فرمائے اور جھوٹ کی بدبو اور نحوست سے ہماری حفاظت فرمائے۔ امین یا رب العالمین

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آئیے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھردے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیا کر دیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصرعلی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین

وَاٰ خِرُ دَعْوَا نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ: